بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰہِ يُؤْتِيْہِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۳۵

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۱ تبوک ۱۳۴۲ ہش ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۱۳

34

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۰ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دوپہر سے قبل بھی حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی اور شام کے وقت ضعف رہا۔ اِس وقت حضور کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں کرتے رہیں

میرے منجھلے بھائی

"تمہیں کہتا ہے مُردہ کون تم زندوں سے زندہ ہو
تمہاری خوبیاں قائم تمہاری نیکیاں باقی"

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کے قلم سے

نہ تو سال بھر سے کہہ رہے تھے کہ میں جا رہا ہوں مگر دل ہمارے بھلا کب مانتے تھے۔ اکثر میں نے کہا منجھلے بھائی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے تھے خواب کا آ جانا بہتر نشانی ہے کہ دعا و صدقات سے بلا ٹل جاتی ہے ناگہانی مصیبت سے خدا محفوظ رکھے جس میں دعا کی توفیق بھی نہیں مل سکتی۔ بڑی معصومیت سے "اچھا" کہہ دیتے مگر پھر جب ملو وہی اشارے رخصت کے وہی ذکر۔

مگر وقت آ چکا تھا تقدیر مبرم تھی چودھویں کا چاند اُبھر رہا تھا کہ ہمارے گھر کا چاند "قمر الانبیاء" بعد غروب آفتاب اِس دنیائے فانی سے غروب ہو کر اپنے بھیجنے والے اپنے مالک حقیقی کی آغوشِ رحمت میں طلوع ہو گیا اور ہم تکتے رہ گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

چھوٹے بھائی کا صدمہ ابھی تازہ تھا ابھی وہ زخم بھی بھرے نہ تھے کہ یہ ایک کاری تیر اور میرے دل پر لگا۔ ہم تو بھی آگے پیچھے اب نہیں جانا ہے جہاں وہ گئے۔ مگر دردِ جدائی کا احساس خون کا جوش دل کی جلن ایک قدرتی امر اور تقاضائے بشریت ہے۔ زبان سے اُف نہ نکلے مگر دل کا کیا کیا جائے؟ چھوٹے بھائی کا صدمہ کم نہ تھا۔ بلکہ میری ایک بات کو سمجھنے والے سمجھ سکیں گے کہ ایک صورت سے اُن کا غم ایک

دردناک حسرت اور رحم اور دُکھ کا زیادہ اثر چھوڑ گیا وہ بھی کیسی نادر چیز تھے مگر نہ انہوں نے اپنی قدر پہچانی نہ اپنا خیال رکھا نہ بعض حالاتِ ناگزیر کی وجہ سے انکا خیال اتنا رکھا جا سکا۔ ان وجوہ سے ان کے لئے اب تک دل میں دُکھ رہتا ہے حسرت رہتی ہے۔ مگر گو منجھلے بھائی صاحب کا صدمہ چوٹ پر چوٹ ہونے کی وجہ سے محسوس اس سے بھی بڑھ کر ہوا اور سب خاندان کے لئے جماعت کے لئے چونکہ ان کا وجود رحمت تھا تو اس سبب سے یہ سانحہ مزید غم و فکر کا موجب ہے۔ تاہم جہاں ایک آہ پُر درد کے ساتھ قلب کی گہرائیوں سے اپنے مولا کے حضور دل و زبان سے نکلتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ساتھ ہی اِس میرے پیارے بھائی میری اماں جان کے "بشریٰ" (انکو حضرت اماں جان اب تک پیار سے بشریٰ کہہ کر اکثر پکارتی تھیں) کی کامیاب زندگی خدماتِ دینی اور بڑے بھائی کے حقیقی معنوں میں قوت بازو بنکر رہنے تمام جماعت کے لئے مشعلِ راہ بننے دلوں کی تسکین ثابت ہونے اور اپنی شان آب و تاب سے دکھلا کر رخصت ہونے پر اِس غم میں بھی بے اختیار دل کہتا ہے اور مجدد جذبۂ شکر و امتنان سے کہتا ہے کہ الحمد للہ میرے بھائی نے ناکام زندگی نہیں پائی جیسا ہونا چاہیئے تھا جیسی مراد حضرت مسیح موعودؑ کی تھی ویسی ہی حیاتِ مفید و بیدار گذار کر انجام بخیر پایا۔ یا اللہ اپنی آغوشِ رحمت میں میرے حبیب میرے آقا کے قدموں میں بے حساب لے جانا میرے بھائی کو۔ (آمین ثم آمین)

مَیں نے کچھ سال گزرے خواب دیکھا تھا کہ میرا بھائی مبارک احمد مرحوم بیمار ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دوا، علاج کوشش اور دعا میں بے حد توجہ سے مشغول ہیں۔ اس کے پلنگ کے ہی گرد اسی سلسلہ میں پھر رہے ہیں۔ مگر اس کا انتقال ہو گیا مَیں دروازے پر کھڑی ہوں بہت گھبراہٹ کی حالت میں۔ جب مبارک احمد کی وفات ہو گئی تو آپ دروازہ کھول کر میرے پاس آئے اور بڑی شاندار بڑی پُر اثر آواز میں فرمایا کہ "مومن کا کام ہے کہ دوا علاج کوشش ہر طرح کی اور دعا میں آخر وقت تک لگا رہے مگر جب خدا تعالیٰ کی تقدیر وارد ہو جائے تو پھر اس کی رضا پر راضی ہو جائے" یہی الفاظ تھے اور وہ عجیب نظارہ تھا جو مَیں نے دیکھا اور دل پر نقش ہو گیا۔ مَیں اپنی سمجھ کے مطابق اب سوچتی ہوں کہ یہ منجھلے بھائی صاحب کے لئے ہی خواب تھا کیونکہ میرے چھوٹے بھائی کے لئے تو کچھ بھی نہ ہو سکا تھا۔ میرے منجھلے بھائی کے لئے آخر وقت تک ہر ممکن کوشش کی گئی نہ علاج میں کمی رہی نہ صدقات میں نہ دعاؤں میں سے

کونسی کی نہ دوا کونسی مانگی نہ دعا
ہم نے کیا کیا نہ کیا تیرے سنبھلنے کیلئے

مگر آسمان پر فیصلہ ہو چکا تھا اور اس وقت خدا تعالیٰ کی تقدیر نے وارد ہی ہونا تھا ہم راضی برضا ہیں مگر غمگین ضرور ہیں۔ میرے خدا ہمیں معاف کر دینا یہ پیار و محبت بھی دلوں میں تو نے ہی تو ڈالا ہے۔

ایک بات زائد اور ضرور کہنا چاہتی ہوں۔ میرے مخاطب محض احباب جماعت نہیں بلکہ اپنی اولادیں اپنے بہن بھائیوں کی اولادیں سب عزیز سب صحابہؓ کی اولادیں

بھی خصوصاً ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ہے "انّی مھین من اراد اھانتک" بیشک آپ کی اہانت کرنے والے اعداء کے لئے خاص طور پر ہے اور بارہا پورا ہو چکا ہے۔ مگر میرے عزیزو میرے پیارو ہشیار باش! خدا تعالیٰ کا کلام بہت وسیع المعنی اور بہت جگہ حاوی ہونے والا ہوتا ہے تقویٰ اختیار کرو۔ نیک نمونے بنو ایسا نہ ہو کہ اتنا قرب پا کر اتنے عزیز و قریب ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھنے والوں اور صحابہؓ کا زمانہ پانے والے ہو کر اپنے کسی عمل کسی غلطی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک نام پر دھبہ لگانے والے اور دشمنوں کو استہزا اور طعن و شماتت کا موقعہ دینے والے بن جاؤ۔ تمہاری کمزوریوں سے جو لوگ فائدہ اٹھا کر حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں توہین کے الفاظ کہنے والے ہوں گے صرف وہ نہیں پکڑے جائیں گے بلکہ خدا نہ کرے تم بھی پکڑے جاؤ گے۔ جنہوں نے بُرا نمونہ دکھا کر آپؑ کی اہانت کروائی۔ اللہ تعالیٰ نے تو صاف کہہ رکھا ہے سے

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

پس بیچ بیچ کے چلو بیچ بیچ کے چلو ڈر ڈر کر قدم اٹھاؤ۔ نیکی میں ترقی کرو۔ دنیا دیکھ لے اور سمجھ لے کہ یہ پھل جس درخت کے ہیں وہ کیسا نہ ہوگا۔ تم اللہ کے بن جاؤ۔ تم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں ہزار گنا ہو کر لگیں گی تم ایک قدم بڑھاؤ گے تو خدا تعالیٰ تمہاری جانب اپنی رحمت سے ہزار قدم بڑھائے گا

حضرت منجھلے بھائیؓ کے جانے سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کو ہر ایک پُر کرنے کی کوشش کرے جو بوجھ وہ اتار چکے تم اٹھاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا قدرتِ ثانی کا سلسلہ شروع ہوا مگر خلافت اولیٰ کے وقت سے ہی میرے بھائیوں نے اپنا فرضِ اوّلین جان کر خدمتِ دین کیلئے اپنے شب و روز وقف کر دیئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمام زمانہ کے لئے رحمت تھے کیونکہ آپ سچے عاشق خادم رحمۃ للعالمینؐ تھے۔ آپ تمام جماعت بلکہ تمام مخلوق کیلئے باپ اور ماں کی مشترکہ محبت رکھتے تھے۔ باپ کی طرح تربیت بھی تھی سختی اور نرمی بھی اور ماں کی طرح نرمی اور محبت ماں کی طرح کا پیار بھرا سلوک بھی۔ آپ کے بعد یوں معلوم ہوتا ہے کہ دونوں بھائیوں نے مل کر یہ کام بانٹ لیا۔ بڑے بھائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کے شفیق باپ بنے۔ مگر باپ آخر از راہِ تربیت کڑی نظر بھی رکھتا ہے اور رعب قائم رہے اس لئے اس کو ذرا بھی کبھی ریزرو بھی رہنا پڑتا ہے۔ مگر ماں بچے کی غلطیوں پر پردے بھی ڈالتی ہے۔ چھپ چھپ کر سمجھاتی ہے۔ باپ کی ناراضگی کا خوف دلاتی ہے، مارتی ہے تو فوراً سینہ سے لگا کر پیار کرتی اور پیار سے کہتی ہے کہ دیکھو تمہارے بھلے کے لئے تو کہتی ہوں کہ اگر ابا تمہارے دیکھیں تو کیا کہیں۔ غرض یہ ماں کا پیار سارے خاندان ساری جماعت کے لئے ایک قدرتی سمجھوتہ کے طور پر منجھلے بھائی صاحبؓ کے سپرد رہا اور ہمیشہ نبھایا خوب نبھایا۔ وہ نیک نیت خوش خلق اور منکسر المزاج تھے۔ خود بہت حسّاس مگر دوسرے کے احساسات کا بھی بہت خیال رکھنے والے۔ خداؐ و رسولؐ کے عشق میں سرشار مگر ہر وقت ڈرنے والے ہر وقت فکر تھا کہ گنہگار ہوں۔ غریب نواز ہمدرد غرض ایک خوبیوں کا مجموعہ تھا۔ ایک نیکیوں کا گلدستہ تھا جس کو اب اس کے خالق نے اپنی جنّتِ اعلیٰ کے لئے پسند کر لیا۔ ہم اس کی رضا پر راضی ہیں۔ مگر جب تک زندہ ہیں یاد کریں گے۔ خدا تعالیٰ ہم کو اس یاد کے ساتھ ان کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کی توفیق دیتا رہے خاص اپنے فضل و کرم سے اور ہماری دعاؤں کا ہدیہ ان کو بلندیوں پر پہنچتا رہے آمین

مبارکہ

ضروری اعلان

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی دوست نے کوئی امانت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رکھوائی ہو یا کوئی قرضہ واجب الادا ہو۔ تو اس کی اطلاع مع کوائف خاکسار کو دے کر ممنون فرماویں۔ والسلام

مرزا مظفر احمد کوٹھی "البشریٰ" دار الصدر ربوہ

خطبہ جمعہ

جب بھی کوئی نقصان ہو یا ابتلاء آئے تم فوراً خدا تعالیٰ کے سامنے جھکو

اگر تم ایسا کرو گے تو کوئی وقت ایسا نہ آئے گا جبکہ تمہیں خدا تعالیٰ کی مدد حاصل نہ ہو

یہ کامیابی کا ایک عظیم الشان گر ہے اسے یاد رکھو اور قیامت تک یاد رکھتے چلے جاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ پڑھی

واذا سألك عبادي عني فاني قريب۔ اجيب دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون

(بقرہ ع ۲۳)

اس کے بعد فرمایا

دنیا میں لوگوں کے اندر

یہ عام احساس پایا جاتا ہے

کہ گویا وہ اکیلے ہیں اور اس دنیا میں ان کا کوئی ساتھی اور دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی پیدائش کا سلسلہ ہی ایسا رکھا ہے کہ بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے تو پچھلی تاریخ اسے بھولی ہوئی ہوتی ہے اور وہ نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں جانے سے قبل اس کی کیا حالت تھی۔ اور اس حالت سے پہلے اسے کونسی زندگی ملی ہوئی تھی۔ پھر وہ مرتا ہے تو اکیلا ہی قبر میں جاتا ہے اور اسے پتہ نہیں ہوتا کہ وہاں اسے کیسے ساتھی ملیں گے اور اس کا کیا حال ہوگا۔ اس کے رشتہ دار اور عزیز جو اس کی پیدائش کے وقت اصل بات سے ناواقف ہوتے ہیں کہ وہ کہاں سے آیا۔ وہ اس کی موت کے بعد حیرت زدہ ہوتے ہیں کہ وہ کہاں چلا گیا۔ گویا انسان اس دنیا میں اکیلا ہی آتا ہے اور اکیلا ہی جاتا ہے۔ اور اس کے دل میں

ہمیشہ یہ خلش رہتی ہے

کہ یہ تنہائی دور بھی ہوگی یا نہیں۔ اور پھر دور ہوگی تو کیسے ہوگی۔ آخر وہ چاروں طرف ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور پہلے صرف اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اگر اسے کوئی ساتھی ملتا ہے تو پھر اس کا پیدا کرنے والا خدا ہی ہو سکتا ہے اور سمجھتا ہے کہ شاید وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے تو اسے ساتھی مل جائے اور اس کی بیکلی دور ہو جائے۔ پھر جب وہ اس بات پر قائم ہو کر صحیح جد و جہد کرتا ہے تو اسے روشنی نظر آجاتی ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ جو رستہ اس نے اختیار کیا تھا اور سمجھا تھا کہ شاید وہ ہستی جسے خدا کہتے ہیں اس تنہائی میں میری ساتھی بن جائے وہ صحیح نکلا ہے۔ اور واقعہ میں خدا تعالیٰ ہی میرا ساتھی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک دفعہ

کشفی حالت میں

دیکھا کہ اپنے بازو پر یہ الفاظ لکھ رہے ہیں کہ

"میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے"

(تذکرہ طبع دوم صفحہ ۱۷۱)

یہ کشف درحقیقت اسی آیت کا ہی ترجمہ ہے لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہی نہیں تو اذا سألك عبادي عني فاني قريب کا کیا مطلب ہوا کیونکہ انسان پوچھتا اسی کے متعلق ہے جو اسے نظر آتا ہو۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ کبھی سوال مبہم بھی ہوتا ہے جیسے رات کو کوئی مسافر اندھیرے میں سفر پر جا رہا ہو اور اسے خطرہ محسوس ہو تو وہ آواز دیتا ہے کہ کوئی ہے۔ اب اس کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ اسے کوئی انسان نظر آ رہا ہوتا ہے بلکہ وہ اس خیال سے آواز دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص وہاں ہو تو وہ آئے اور اس کی مدد کرے اور جنگل میں تنہائی اور اندھیرے کی وجہ سے جو گھبراہٹ اس پر طاری ہے وہ دور ہو جائے۔ اسی طرح یہ آیت ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جب دنیا میں انسان تنہائی محسوس کرے اور سمجھے کہ مجھے کسی کی مدد کی ضرورت ہے اور خدا تو جو غیر مرئی ہے اس کے متعلق وہ کہے کہ اگر کوئی خدا ہے تو وہ آئے اور میری مدد کرے۔ جیسے اندھیرے میں کوئی مسافر گھبرا کر آواز دیتا ہے کہ کیا کوئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی ہو تو وہ میری مدد کرے۔ اسی طرح جب انسان بھی گھبرا کر آواز دے کہ کیا کوئی ہے تو

خدا تعالیٰ کہتا ہے

تم میرے اس بندے کو بتا دو کہ میں ہوں اور پھر میں زیادہ دور بھی نہیں بلکہ میں تمہارے قریب ہی ہوں۔ دنیا میں پاس رہنے والا شخص بھی بعض اوقات مدد نہیں کرتا۔ بعض دفعہ تو وہ مدد کا ارادہ ہی نہیں کرتا اور کہتا ہے مرتا ہے تو مرے۔ مجھے اس کی مدد کرنے کی کیا ضرورت ہے اور بعض اوقات وہ اپنے اندر زیادتی کرنے والے کے خلاف مدد کرنے کی طاقت نہیں پاتا جیسے کوئی شیر گاؤں میں آجائے۔ اور کسی پر حملہ آور ہو تو دوسرے لوگ بجائے اس کی مدد کرنے کے بھاگ جاتے ہیں لیکن یہاں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اگر کوئی بندہ گھبرا کر آواز دے اور کہے کہ کوئی ہے تو وہاں

خدا موجود ہوتا ہے

اور وہ کہتا ہے کہ میرے بندے نے اگرچہ مبہم طور پر آواز دی ہے کہ شاید کوئی موجود ہو تو وہ بول پڑے لیکن میں اس کی مبہم پکار کو بھی اپنی طرف منسوب کر لیتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ وہ مجھے ہی بلا رہا ہے میں بھول جاتا ہوں کہ جو کچھ کہہ رہا ہے خیالی طور پر کہہ رہا ہے۔ میں اس وقت اگر مگر کو چھوڑ دیتا ہوں اور فوراً اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑتا ہوں اس لئے اگر کوئی میرے متعلق سوال کرے تو اسے بتا دو کہ میں قریب ہی ہوں دور نہیں بے شک دنیا میں بعض دفعہ کوئی دوسرا شخص قریب بھی ہوتا ہے تو پھر بھی وہ

مدد کرنے کا ارادہ نہیں کرتا

یا اس کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا لیکن میں تو ارادہ کر کے بیٹھا ہوں کہ اس کی مدد کروں گا اور پھر میرے اندر اس کی مدد کرنے کی طاقت بھی ہے۔ لیکن اگر میں باوجود آقا ہونے کے اسکی آواز سنتا ہوں اور اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑتا ہوں تو فليستجيبوا لي۔ اسے بھی چاہیئے کہ میری آواز کا جواب دے۔ عربی زبان میں

استجاب کے دو معنے

ہوتے ہیں۔ جب یہ لفظ خدا تعالیٰ کے متعلق بولا جاتا ہے تو اس کے معنے ہوتے ہیں "اس نے دعا قبول کی" اور جب یہ انسان کے متعلق استعمال کیا جاتا ہے تو اس کے معنے ہوتے ہیں "اس نے آواز کا جواب دیا"۔ اس آیت میں استجاب کا جو لفظ استعمال ہوا ہے یہ انسان کے متعلق ہے اس لئے اس کے معنے یہ ہیں کہ

میرے بندوں کا بھی فرض

ہے کہ میں انہیں بلاؤں تو وہ بھی آواز دیا کریں۔ باوجود اس کے کہ میں ان کا آقا ہوں اور یہ میرے غلام ہیں یہ پکارتے ہیں تو میں ان کی آواز سنتا ہوں اور دوڑتا ہوں ان کی مدد کے لئے آجاتا ہوں

پس بندوں کا تو زیادہ فرض ہے کہ اگر میں انہیں آواز دوں تو وہ لبیک کہتے ہوئے میرے پاس آجائیں اور وہ صرف میری آواز کا ہی جواب نہ دیں بلکہ وہ یقین رکھیں کہ میں ان کی مدد کروں گا گویا فلیستجیبوا لی ہی کافی نہیں بلکہ ولیؤمنوا بی کی بھی ضرورت ہے کیونکہ جسے دعا کرتے ہوئے یہ یقین نہیں ہوتا کہ کوئی خدا ہے اور وہ اس کی مدد کرے گا تو وہ دعا اس کے منہ پر ماری جاتی ہے۔ اگر اسے خدا تعالیٰ کی مدد کا یقین ہی نہیں تو وہ اس کی مدد کیوں کرے گا۔

احادیث میں آتا ہے

کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے انا عند ظن عبدی بی کہ اگر انسان میرے متعلق یہ یقین رکھتا ہے کہ میں اس کی مدد کروں گا تو میں اس کی مدد کرتا ہوں اور اگر وہ میرے متعلق تذبذب میں مبتلا ہے اور اسے یہ یقین نہیں کہ میں اس کی مدد کروں گا تو میں اس کی مدد نہیں کرتا۔ پس خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر میرا کوئی بندہ مجھے بلاتا ہے تو اسے کہدو کہ میں اس کے قریب ہوں لیکن ضرورت ہے کہ میں بھی جب اسے بلاؤں تو وہ دوڑتے ہوئے میری آواز کی طرف آئے۔ اب یہ ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ تو ہر انسان سے نہیں بولتا۔ وہ اپنے رسولوں کے ذریعے ہی بولتا ہے۔ اس لئے

اس آیت کا یہ مطلب ہوا

کہ جب میں اپنا کوئی رسول بھیجوں تو تمہارا بھی فرض ہے کہ اس رسول پر ایمان لاؤ۔ اسکی مدد کرو اور میرے بھیجے ہوئے دین کی اشاعت کرو۔ اگر تم میری آواز کو سنو گے اور اس کا جواب دو گے اور پھر یقین رکھو گے کہ میں تمہاری مدد کروں گا تو میں یقیناً تمہاری مدد کروں گا۔ اور تمہیں اکیلا اور بے یار و مددگار نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ غرض

یہ ایک عظیم الشان گُر ہے

جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے لیکن مسلمان بدقسمتی سے اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ ضلع کا ڈپٹی کمشنر اس پر مہربان ہے تو وہ اس کی دہلیز گھسا دیتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ اسے اپنی طرف بلاتا ہے تو وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتا بلکہ ادھر ادھر جاتا ہے۔ کبھی کہتا ہے فلاں کے پاس میری سفارش کردو۔ کبھی کہتا ہے فلاں کے پاس میری امداد کے لئے درخواست کر دو۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ مجھے جو بھی پکارتا ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان میں اس کی پکار کو سنتا ہوں اور اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ پکار کسی مقرب کی نہیں ہوتی بلکہ ایک مضطرب کی ہوتی ہے۔ یعنی ایسے شخص کی پکار ہوتی ہے جو گھبرا جاتا ہے جیسا کہ دوسری جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے امّن یجیب المضطر اذا دعاہ کہ جو شخص مضطر ہوتا ہے اور وہ گھبرا کر پکارتا ہے تو کون اسے جواب دیتا ہے حالانکہ خدا اسے نظر نہیں آرہا ہوتا اور وہ مبہم طور پر پکار رہا ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ پھر بھی خیال کر لیتا ہے کہ وہ اسے پکار رہا ہے اور وہ فرضی بات کو حقیقی سمجھ لیتا ہے اور اس کی مدد کرنے لگ جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی کامیابی کے لئے

ایک بڑا رستہ کھول دیا ہے

لیکن بدقسمتی سے مسلمان اس طرف توجہ نہیں کرتے اور اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے وہ غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ ان کے بالکل قریب ہے اور ان کی مدد کرنے کے لئے تیار ہے وہ خود کہتا ہے انی قریب میں ہر پکارنے والے کے قریب ہوں۔ یہ بالکل وہی لفظ ہیں جو ۱۹۵۳ء کے فسادات کے موقعہ پر میں نے لکھے تھے کہ تم مت گھبراؤ۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ خدا میری مدد کے لئے آرہا ہے بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ دوڑا چلا آرہا ہے اور پھر یہی ہوا کہ عین اس وقت مارشل لاء نافذ کر دیا گیا اور گھنٹوں میں وہ فساد ختم ہو گیا۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے اور اس طرح مدد کرتا ہے کہ دوڑ کر اس کے پاس آتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کو مدد کے لئے پکارے اور وہ تین چار فرلانگ کے فاصلہ پر ہو تو بعض اوقات اس کے آتے آتے پکارنے والا مر سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں ہر پکارنے والے کے قریب ہوں فاصلہ پر نہیں اگر کوئی مجھے پکارے گا تو میں فوراً ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی گود میں بٹھا لوں گا۔ دیر کا سوال ہی نہیں ہو گا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس قیمتی نسخہ کو چھوڑ دیا ہے جو ان کی بدقسمتی کی علامت ہے۔

دونوں کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں ہر انسان کے قریب ہوں اور یہ کہ میں ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں اور جس کے قریب خدا تعالیٰ ہو وہ اکیلا نہیں ہو سکتا۔ بے شک حضرت مسیح موعودؑ نے کشفی حالت میں اپنے بازو پر یہ تحریر فرمایا کہ "میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے" مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اکیلے تھے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی نظروں میں تو میں اکیلا ہوں لیکن حقیقۃً خدا میرے ساتھ ہے۔ اگر خدا کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی کوئی شخص اپنے آپ کو اکیلا کہتا ہے تو اس کی مثال اس بیوقوف کی سی ہوگی جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا کہ رستہ میں ڈاکہ پڑا اور چور ان کا مال لوٹ کر لے گئے۔ جب کسی نے اس سے پوچھا کہ کیا ہوا تو اس نے کہا کہ چور تے لاٹھی دو جنے میں تے باپو کلے پس جو خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی کہتا ہو میں اکیلا ہوں تو یہ اس کی بیوقوفی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کے یہ معنے ہیں کہ دنیا کی نظروں میں تو میں اکیلا ہوں لیکن خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا تھا

لاتحزن ان اللہ معنا

ابوبکرؓ! گھبرانے کی کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے تو دس بارہ لفنگوں کی کیا طاقت ہے کہ وہ ہمیں تکلیف پہنچا سکیں خدا تعالیٰ انہیں خود تباہ کر دے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف میں جو کہا گیا ہے کہ میں اکیلا ہوں اس کا یہی مطلب ہے کہ دنیا کو تو نظر نہیں آتا کہ میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے لیکن خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر وہ مجھ پر حملہ کریں گے تو وہ دیکھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ میں کامیاب و کامران ہوں گا اور وہ ناکام اور ذلیل ہوں گے۔ بہر حال قرآن کریم بتاتا ہے کہ ہر شخص جو خدا تعالیٰ کے سامنے جھکے اور اس سے مدد مانگے وہ اس کی مدد کے لئے تیار ہے اور اس کے بالکل قریب ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ درجہ کے لحاظ سے وہ کسی کے زیادہ قریب ہوتا ہے اور اس کی جلدی مدد کرتا ہے ورنہ وہ ہے سب کے قریب۔ صرف وہ اس بات کا انتظار کرتا ہے کہ کوئی اسے پکارے۔ اور جب کوئی اسے پکارتا ہے تو وہ کہتا ہے میں تیری مدد کے لئے تیار ہوں۔ اب بتاؤ جس کے پاس

اتنا بڑا نسخہ

موجود ہو اسے بھلا دنیا کا کیا ڈر ہو سکتا ہے۔۔۔۔ پس اس گر کو یاد رکھو اور قیامت تک اسے یاد رکھتے چلے جاؤ کہ ہر مصیبت پر خدا تعالیٰ کو پکارو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو دنیا میں تم پر کوئی مصیبت ایسی نہیں آسکتی جس میں خدا تعالیٰ تمہاری مدد نہ کرے۔ اور خطرناک سے خطرناک حملہ بھی خدا تعالیٰ کی مدد کی وجہ سے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ بشرطیکہ تم حرام خوری نہ کرو بے ایمانی نہ کرو۔ بددیانتی نہ کرو۔ خدا تعالیٰ کا خوف کرو۔ تقویٰ کرو۔ ظلم نہ کرو۔ کسی پر تعدی نہ کرو۔ کسی کی ذلت اور بدنامی نہ کرو۔ منافقت نہ دکھاؤ۔ فساد نہ کرو۔ اگر تم ایسے ہو جاؤ گے تو ہر قدم پر اور ہر میدان میں خدا تعالیٰ تمہارا ساتھی ہو گا یہ قرآن کریم کا وعدہ ہے جو اصدق الصادقین ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام جھوٹا نہیں ہو سکتا اگر تم اس پر عمل کرو گے تو تم ہمیشہ کامیابی اور بامرادی دیکھو گے۔۔۔۔ پس جو خدا تعالیٰ کو پکارتا ہے وہ اس کی برکت پاتا ہے اور جو خدا تعالیٰ کو نہیں پکارتا وہ خدا تعالیٰ کی برکت سے محروم رہتا ہے مسلمانوں کو ۱۳۰۰ سال سے یہ مقام بھولا ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کے ذریعہ انہیں یہ مقام یاد کرایا ہے مگر اب بھی اکثر لوگ اسے بھول جاتے ہیں لیکن یہ ایسا ہتھیار ہے کہ توپ و تفنگ بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کوئی مصیبت تم پر آئے۔ تم خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جاؤ۔ اور پھر

یقین رکھو

کہ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ اگر تم ایسا کرو تو وہ تمہاری ضرور مدد کرے گا۔ کہتے ہیں شیر کے سامنے اگر کوئی شخص لیٹ جائے تو وہ اس پر حملہ نہیں کرتا بلکہ چپکے سے پاس سے گذر جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جائے اور اسکے آستانہ پر گر پڑے۔ تو وہ بھی اس کو مرنے نہیں دیتا اور سمجھتا ہے کہ اس کی ذلت میری ذلت ہے۔۔۔۔ پس جو

خدا تعالیٰ کا ہو جاتا

ہے خدا تعالیٰ اسے کبھی نہیں چھوڑتا پس دعائیں کرو اور اس گُر پر قائم رہو۔ جو شخص اس گُر پر عمل کرتا ہے دنیا کی

کوئی طاقت

اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور وہ ہمیشہ غالب رہتا ہے +

اس صدمہ اور ابتلاء کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف ہی رجوع کرو

اور

اپنے فرائض کو زیادہ مستعدی اور ہوشیاری سے ادا کرو

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں تعزیتی جلسہ میں بزرگان سلسلہ کی اہم تقاریر

ربوہ ۹ ستمبر۔ کل بعد نماز عصر تو کل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں ایک خاص تعزیتی جلسہ زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ منعقد ہوا۔ جس میں مقامی جماعت کے ہر طبقہ کے افراد بکثرت شریک ہوئے۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب نے حضرت میاں صاحب نور اللہ مرقدہ کی ایک ولولہ انگیز نظم "نوجوانان احمدیت سے خطاب" خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے کہ ؎

حسن اپنا ہی نظر آیا تو کیا آیا نظر
غیر کا حسن بھی دیکھے وہ نظر پیدا کر

بعدہٗ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے حضرت میاں صاحبؓ کے خصائل حسنہ اور اوصاف جمیلہ اور آپ کی عظیم الشان دینی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل شدہ الہامات میں حضرت میاں صاحبؓ کی جو خصوصیات اور علامات بیان فرمائی تھیں کس طرح حیرت انگیز رنگ میں وہ پوری ہوئیں۔ اور کس طرح ان سے آپ کی عظمت شان اور کمالات کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ قمر الانبیاء کے الہامی خطاب کے مطابق واقعی آپ کے ذریعے سے نبیوں کے انوار کی تجلی ظاہر کی گئی۔ آپ نے بتایا کہ انا للہ و انا الیہ راجعون کے قرآنی الفاظ کے مطابق ہمارا فرض ہے کہ ہم اس عظیم صدمہ اور ابتلاء کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اپنے تمام کاموں میں اسی سے مدد چاہیں کیونکہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ وہ ہر حال ہمیں کامیاب کرے گا۔

اپنی نہایت جامع اور اثر انگیز تقریر کے آخر میں محترم شمس صاحب نے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے رقم فرمودہ بعض خطوط میں سے جو آپ نے محترم شمس صاحب کے نام تحریر فرمائے تھے۔ چند نہایت ایمان افروز اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ جن سے حضرت میاں صاحب کے نہایت بلند پاکیزہ جذبات اور تبلیغ اسلام کے لئے آپ کے زبردست جوش کا اظہار ہوتا تھا۔ آپ نے حضرت میاں صاحب کے رقم فرمودہ مضامین میں سے بھی چند اقتباسات پڑھے۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ حضرت میاں صاحبؓ جماعت سے اور بالخصوص احمدی نوجوانوں سے کیا توقعات رکھتے تھے۔ اور احباب جماعت پر کیا اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایک روح پرور تحریر پر اپنی تقریر کا اختتام کیا جس کے بعد محترم صدر جلسہ کے ارشاد پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور نظم "آمین" میں سے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنی تقریر شروع فرمائی آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو نظم پڑھ کر سنائی گئی ہے اور جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی آمین کے موقع پر حضور نے کہی تھی۔ اس نظم میں حضرت میاں صاحبؓ کی ساری زندگی کی ایک جھلک نظر آتی ہے آپ نے قدرے تفصیل سے بتایا کہ کس طرح اس نظم میں حضرت میاں صاحبؓ کے بچپن کے زمانہ اور پھر آپ کی جوانی اور بڑھاپے کے زمانہ کی کیفیت کا اظہار کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کے پڑھنے سے آپؓ کی زندگی کا آغاز ہوا! یہ ہے آپ کے بچپن کی تصویر جو اس نظم میں ہمیں نظر آتی ہے۔ اس کے بعد اس شعر میں کہ ؎

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

حضرت میاں صاحبؓ کے جوانی کے زمانہ کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ جب کہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں ہر نازک سے نازک موقع پر جب کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سلسلہ پر وقت خزاں آگیا ہے اس خزاں کو بہار سے بدل دینے میں سب سے زیادہ نمایاں اور اہم حصہ لیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ اس شعر میں حضرت میاں صاحب کے بڑھاپے کے زمانہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ ؎

تجھے پایا ہر اک مطلب کو پایا
ہمیں بس ہے تری درگاہ میں آنا

اپنی نہایت ایمان افروز تقریر کے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ جب مومنین کی جماعت پر کوئی صدمہ یا ابتلا آتا ہے تو وہ پہلے سے بھی زیادہ مستعدی کے ساتھ دین کی خدمت میں مصروف ہو جاتے ہیں لیکن ایک قلیل گروہ جو منافقین پر مشتمل ہوتا ہے وہ دشمنوں کے ساتھ سازباز کر کے اپنی ذمہ داریوں کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے ہمارا فرض ہے کہ اس اہم جماعتی صدمے کے موقعہ پر جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اسی سے استقامت طلب کرتے ہوئے دین کی خدمت میں مصروف رہیں وہاں ہمیں اس دوسرے قلیل گروہ کی سرگرمیوں سے بھی چوکس اور ہوشیار رہنا چاہیئے تاکہ وہ اپنے مقصد میں نامراد رہے اور مومنین کی جماعت میں رخنہ ڈالنے اور وسوسہ اندازی کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ ایک نہایت اہم اور معرفت بھرا ارشاد پڑھ کر سنایا جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر فرمایا تھا اور جس میں بتایا گیا تھا کہ ایسے صدمات کے مواقع پر جماعت پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

ساڑھے چھ بجے شام یہ جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

درخواست ہائے دعا

میرا چھوٹا بھائی عزیز محمد ارشد ہسپتال میں داخل ہے اور اس کی آنکھ کا اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ چوہدری محمد احمد ساہی ابن چوہدری محمد اسلم صاحب ساہی سیکنڈری مال گجرات۔

میری اہلیہ بیمار رہتی ہے اور کافی کمزور ہو چکی ہے نیز ہمشیرہ کافی عرصہ سے بیمار ہے اور نرینہ اولاد سے محروم ہے ہر دو کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے اور نرینہ اولاد کے لئے درخواست دعا ہے۔ ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید ۱۷۶ امراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر۔

میری والدہ محترمہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (محتاج دعا شاہدہ پروین ملتانی بنت چوہدری ڈاکٹر محمد خان صاحب علی پور۔)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میری بہن شمشاد بیگم صاحبہ بیگم چوہدری افتخار احمد صاحب کو تین لڑکیوں کے بعد ۲۸ اگست ۱۹۶۳ء کو پہلا لڑکا عطا کیا ہے نومولود کیپٹن محمد اسلم صاحب مرحوم کا نواسہ ہے اور چوہدری احمد جان صاحب کا پوتا ہے۔

بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ بچے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرماویں۔ (نعیم معرفت کیپٹن محمد اسلم صاحب دارالصدر غربی ربوہ)

امتحان ہلال اطفال

۱۱ ستمبر کی بجائے ۲۹ ستمبر ۶۳ء کو ہوگا

بہت سی مجالس کی درخواست پر امتحان "ہلال اطفال" کی تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی ہے جملہ قائدین و مربیان اطفال کو علمی اور عملی حصوں کی تیاری اچھی طرح کروالیں۔ تا ان کے اطفال انعامات حاصل کر سکیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قسط ۱۲

تحریک پچیس لاکھ روپے سالانہ

مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام بنام نمائندگان مجلس شاورت ۱۹۶۱ء میں صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کو پچیس لاکھ روپے سالانہ پہنچانے کی فوری ضرورت کے متعلق جماعت کو یاددہانی فرماتے ہوئے وہ اسباب بھی بیان فرمائے تھے جن کی وجہ سے ابھی تک ان چندوں کی وصولی مطلوبہ حد تک نہیں پہنچ سکی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ:-

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ہمارے بجٹ کی کمی میں بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے۔ یا ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔ پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔"

۲- اس پیغام کے الفاظ بیشک مختصر ہیں جیسا کہ خود بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اس پیغام کے آخر میں اشارہ فرمایا تھا کہ:-

"ان مختصر کلمات کے ساتھ بیالیسویں مجلس مشاورت کا افتتاح کرتا ہوں اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے کاموں میں برکت ڈالے اور ہمیں اخلاص اور تندہی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے اور صحیح فیصلوں تک پہنچنے کی توفیق بخشے اللّٰھم آمین"

لیکن مختصر الفاظ میں وہ تمام ہدایات موجود ہیں۔ جن پر کما حقہٗ عمل پیرا ہو کر با سانی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مقرر کردہ منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔

۳- چونکہ جماعتوں کی طرف سے متواتر ایسے مطالبات اور اطلاعات آتی رہتی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض عہدیداروں نے اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کو ٹھیک طور پر نہیں سمجھا اور اسی لئے ہم ابھی تک اس منزل کا بمشکل نصف راستہ طے کر سکے ہیں۔ باوجودیکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس پیغام کے بعد ہمارے چندوں کی وصولی میں مزید غیر معمولی تیزی بھی پیدا ہوئی ہے۔ لہٰذا خاکسار اس سلسلہ مضامین کے ذریعہ یہ کوشش کر رہا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دوسرے ارشادات کی روشنی میں ان ہدایات کی پوری پوری وضاحت کی جائے۔ تا کوئی ایک عہدیدار بھی ایسا نہ رہے۔ جس نے اس بارہ میں اپنی ذمہ داری نہ سمجھی ہو۔ اور ہم بنیان مرصوص (ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار) بن کر اللہ تعالےٰ کی نصرت اور خوشنودی حاصل کریں۔ اور اس کے فضل و کرم کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ کی خالص آمد کے بجٹ کو پچیس لاکھ روپے سالانہ سے بھی آگے بڑھاتے جائیں۔

۴- دو امور یعنی نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے متعلق مقامی عہدیداران کی ذمہ داری کے بارہ میں خاکسار حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے واضح اور مبہم ارشادات پیش کر چکا ہے۔ اب خاکسار اس کمی کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیان فرمودہ تیسری وجہ کے متعلق کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہے۔ یعنی ان لوگوں کے متعلق جو ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں کیونکہ اگر تمام عہدیداران نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کا بجٹ بنانے کے متعلق اپنی ذمہ داری کو بھی سمجھ لیں۔ لیکن وصولی میں سستی سے کام لیں۔ تو صحیح بجٹ بنانے کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ ذرا غور کیجئے کہ اگر نادہندوں کو بجٹ میں شامل کرنے اور بے شرح چندہ دینے والوں کا چندہ پوری شرح یا اگر انہوں نے کم شرح پر ادا کرنے کے لئے مرکز سے اجازت لے لی تو اس منظور شدہ شرح کے مطابق بجٹ میں درج کرنے کے نتیجہ میں کسی جماعت کے بجٹ میں جو اضافہ ہو اگر سال گذرنے پر اس جماعت کے بقایوں میں اتنا ہی اضافہ ہو جائے۔ تو کیا اس تمام محنت اور کوشش پر پانی نہیں پھر جائے گا۔ جو صحیح بجٹ بنانے کے لئے روا رکھی گئی تھی؟

۵- یہی وجہ ہے کہ اس صورت کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مختلف مواقع پر جماعت کو نہایت ہی پر زور الفاظ میں متنبہ فرمایا ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۳ء کی مجلس مشاورت کے موقع پر فرمایا کہ:-

۴

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اعلان داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں جملہ کلاسز کا داخلہ ۱۴ ستمبر بروز ہفتہ شروع ہوگا۔ گیارھویں جماعت کے لئے بغیر لیٹ فیس کے صرف ایک روز داخلہ ہوگا۔ اس کے بعد آئندہ دس روز تک لیٹ فیس ۵/- روپے کے ساتھ داخلہ ہو سکے گا۔ اس کالج میں مندرجہ ذیل مضامین کی تدریس کا احسن انتظام ہے

ایم اے: سال اول و دوم : عربی

بی ایس سی آنرز : فزکس کیمسٹری، ریاضی

بی ایس سی پاس کورس : فزکس کیمسٹری۔ ریاضی الف و ب شماریات باٹونی زوآلوجی

بی اے آنرز : تاریخ۔ سیاسیات۔ اقتصادیات: عربی ا فارسی

بی اے پاس کورس : انگریزی : انگریزی (ادب) عربی۔ فارسی۔ اردو۔ تاریخ۔ نفسیات اقتصادیات: سیاسیات: اسلامیات: فلسفہ شماریات ریاضی اے (اے) بی

ایف ایس سی : میڈیکل اور نان میڈیکل گروپ

ایف اے : انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ اردو۔ تاریخ۔ شہریت۔ اقتصادیات اسلامیات فلسفہ ریاضی۔ نفسیات۔ منطق

پُرسکون ماحول۔ اعلیٰ تعلیمی فضا۔ بہترین سامان سے مزین تجربہ گاہیں۔ ہمدرد اور قابل سٹاف بہترین نظم و ضبط۔ اعلیٰ نتائج۔ سادہ اور کم خرچ رہائش داخلہ بلا امتیاز مذہب و ملت پراسپکٹس دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ داخلہ کے وقت طالب علم کے ساتھ اس کے والد یا گارڈین کا آنا ضروری ہے پروویژنل سرٹیفکیٹ اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ہمراہ لائے جاویں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

فوری ضرورت ہے

تحریک جدید انجمن احمدیہ کے زراعتی فارموں میں جو حیدرآباد ڈویژن میں واقع ہیں چند اساتذہ کی ضرورت ہے ایف اے سی ٹی یا میٹرک ٹرینڈ اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ (در مراعات معقول ہوگی۔ امیدواران اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق صدر جماعت پتہ ذیل پر ارسال کریں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

درخواست دُعا

۱- خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے ضعف دل اور کمزوری کی وجہ سے علیل ہیں۔ اب بیماری نے شدت اختیار کر لی ہے۔ جس سے غشی کے دورے پڑتے ہیں۔ سب احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(ایم مبارک احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد ونگڑی ضلع گوجرانوالہ)

۲- میری والدہ صاحبہ قریشہ بیگم اہلیہ سید عبدالکریم صاحب صدر لجنہ سعود آباد کالونی کراچی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حنیفہ قیصر بنت سید عبدالکریم صاحب سعود آباد کالونی کراچی نمبر ۲۷)

۳- میرے بڑے بھائی مرزا بشیر احمد آف چکوال سخت بیمار ہیں ڈاکٹر کی رائے ہے کہ دماغ کا اپریشن ہوگا۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (آمنہ بیگم زوجہ ملک عزیز احمد محلہ دارالنصر ربوہ)

۴- بندہ کا نواسہ بعمر ۴ سال کئی دنوں سے سخت بخار ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ بچے کو جلد صحت دے اور جادی پریشانی دور فرمائے۔ (فضل الرحمٰن بی اے بی ٹی سیکرٹری مال انجمن)

۴ "یاد رکھنا چاہیئے بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے اور نہ خدا پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کے لئے کچھ دیتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودا کو نہ پورا کرنے کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے نزدیک جو وعدہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے۔ وہ اس کے نام بقایا ہے اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا۔ تو جب خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ خدا تعالےٰ فرمائے گا جاؤ جہنم میں سب بقایا ادا کر کے آؤ"

(ناظر بیت المال ربوہ)

ہمدرد نسواں اٹھرا گھر کا پان دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی

بلند پایہ تصنیف

چالیس جواہر پارے

کا تازہ ایڈیشن

طبع ہوگیا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس حدیثوں کا مجموعہ۔ توحید۔ عقائد۔ ایمانیات۔ تربیت اصلاح اخلاق اور دیگر مضامین پر مشتمل ہے

ضخامت ۱۶۰ صفحات ہدیہ ایک روپیہ صرف عام کاغذ ۱۲؍

مکتبہ لسیرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

قرآن کریم مترجم شائع ہوگیا ہے

ترجمہ از حضرت سید محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احباب کرام یہ سن کر خوش ہوں گے کہ ایک لمبے انتظار کے بعد قرآن کریم مترجم طبع ہوگیا ہے

سائز کلاں حجم ۸۶۰ صفحات کاغذ سفید ہدیہ دس روپے۔ عام کاغذ ہدیہ آٹھ روپے۔

مکتبہ لسیرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

سرمہ رحمت

آنکھ کی ہر مرض پر بفضل تعالےٰ مفید ہے دکھتی آنکھ پر تو دو تین دفعہ لگانے سے ہی مکمل آرام آجاتا ہے قیمت فی شیشی دس آنے ایک تولہ چار شیشی ڈیڑھ روپے

دواخانہ رحمت ربوہ

گھر بیٹھے ہومیوپیتھک بزبان اردو یا انگریزی بذریعہ خط وکتابت سیکھئے خدمت خلق کے ساتھ معقول ذریعہ آمدنی بھی ہے پراسپکٹس مفت طلب کریں۔

بھارہ ہومیو میڈیکل کالج

(گورنمنٹ سے باضابطہ رجسٹرڈ)

۴۵۔ جی ٹی روڈ متصل ڈاکخانہ شالامار روڈ۔ لاہور۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سیٹ

خریداران کیلئے ضروری اطلاع

روحانی خزائن کی جلد نمبر ۱۲ شائع ہو گئی ہے خریداران سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے اپنی جلد حاصل کرلیں جو احباب بذریعہ ڈاک منگوانا چاہیں وہ دفتر ہذا کو بذریعہ خط اطلاع دیں۔ تا ان کو جلد بھجوادی جائے محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔"

مینجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہوچکا ہے

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ۔ رنگ پورہ سیالکوٹ

ضرورت

ریڈیو مکینک

ہمیں ایک احمدی تجربہ کار ریڈیو مکینک کی ضرورت ہے ضرورت مند احباب ذیل کے پتہ پر درخواستیں ارسال کریں جس میں تجربہ اور قابلیت کا ذکر ہو تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

چوہدری بشیر احمد ونیس

سیالکوٹ ریڈیو کارپوریشن نیک روڈ مردان

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

امتحان میں کامیابی

عزیز مبارک احمد ابن مکرم چوہدری سردار خاں صاحب چک ۱۶۶ نہر براد ضلع بہاولنگر نے گزشتہ دنوں مڈل کے امتحان میں خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیابی حاصل کی ہے اس خوشی میں عزیز مبارک احمد نے ایک مستحق دوست کے نام سال بھر کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو آئندہ بھی بہتر کامیابیوں سے نوازتا رہے آمین۔

(مینجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

مرض اٹھرا کی مشہور دوا حب اٹھرا رجسٹرڈ نصف صدی سے استعمال ہو رہی ہے مکمل کورس پورے چودہ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ،

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے وصال پر دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک

مختلف ممالک اور مختلف سرزمینوں کی جماعت ہائے احمدیہ میں غم و الم کی لہر دوڑ گئی

مشرق و مغرب کی جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے گہرے حزن و ملال اور قلبی تعزیت کا اظہار

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال پر دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مختلف ممالک اور مختلف سرزمینوں کی جماعتہائے احمدیہ میں غم واندوہ اور حزن وملال کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور مشرق و مغرب کی ان جماعتوں کے جملہ افراد کیا مرد اور کیا عورت کیا بچے اور کیا بوڑھے سب ہی سراپا درد بن کر آپ کے درجات بلند ہونے اور قرب کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات عطا ہونے کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں مصروف ہیں اب تک یورپ امریکہ افریقہ اور ایشیا کے مختلف ممالک کی جماعتوں اور احباب کی طرف سے درجنوں کی تعداد میں بذریعہ تار تعزیتی پیغام موصول ہو چکے ہیں۔ ان میں سے بعض پیغام جو یورپ اور افریقہ کی جماعتوں کی طرف سے موصول ہوئے ہیں درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

جماعت احمدیہ انگلستان

مکرم چوہدری رحمت خان صاحب امام مسجد لنڈن کیبل گرام کے ذریعہ جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں:۔

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر برطانیہ کے جملہ احمدی احباب کے لئے انتہائی درد و کرب اور غم و اندوہ کا باعث ہوئی حضرت میاں صاحب موصوفؓ کی وفات جماعت احمدیہ کے لئے انتہائی المناک سانحہ ہے اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحبؓ کی مقدس و مطہر روح پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ساری جماعت کو یہ صدمۂ عظیم صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے آمین"

جماعت احمدیہ اسپین

مبلغ اسپین مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر اسپین کے احمدی احباب کی طرف سے دلی غم و اندوہ اور ہمدردی و تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے میڈرڈ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال کی خبر یہاں کے جملہ احمدی احباب کے لئے انتہائی صدمہ کا موجب ہوئی۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اسپین کے جملہ احباب گہرے حزن و ملال اور دلی ہمدردی و تعزیت کا اظہار کرتے ہیں"

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ

احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ کے مبلغ انچارج مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے اپنی طرف سے اور سوئٹزرلینڈ کے نو مسلم احمدی احباب کی طرف سے حسب ذیل تعزیتی پیغام بذریعہ تار ارسال کیا:۔

"قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کی خبر یہاں ہم سب کے لئے انتہائی صدمہ اور غم و اندوہ کا موجب ہوئی۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالےٰ حضرت قمر الانبیاء کی روح پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ خاکسار سوئٹزرلینڈ کے تمام نو مسلم احمدی اور دیگر احباب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ساری جماعت کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں"

جماعت احمدیہ ہمبورگ (مغربی جرمنی)

امام مسجد ہمبورگ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کے ارسال کردہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہم سب کے لئے شدید صدمہ اور غم و اندوہ کا موجب ہوئی۔ مغربی جرمنی کی جملہ جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے دلی ہمدردی اور تعزیت قبول فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کو یہ صدمۂ عظیم صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے"

جماعت احمدیہ ہالینڈ

امام مسجد ہیگ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اپنے تعزیتی تار میں مطلع کرتے ہیں:

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کی خبر جماعت احمدیہ ہالینڈ کے لئے انتہائی طور پر شدید صدمہ کا موجب ہوئی۔ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحبؓ کو جنت الفردوس میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ ہالینڈ کے جملہ احمدی احباب تمام جماعت اور بالخصوص خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں"

جماعت احمدیہ واشنگٹن (امریکہ)

واشنگٹن مشن کے مبلغ انچارج مکرم سید جواد علی صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔

"سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی المناک وفات کی خبر سنکر شدید صدمہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ آپ کی مقدس روح پر اپنی بیشمار برکتیں نازل فرمائے۔ اور ہمیں اس عظیم جماعتی نقصان کو صبر و صلوٰۃ سے برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ سب احباب کو اطلاع کر دی گئی ہے۔ اور نماز جنازہ غائب ادا کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے"

جماعت احمدیہ کینیا (مشرقی افریقہ)

مبلغ کینیا (مشرقی افریقہ) مکرم مولوی نور الحق صاحب انور نیروبی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:

"جماعت احمدیہ کینیا کے جملہ احباب کو سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات پر انتہائی صدمہ ہوا آپ کی وفات سے جماعت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ کیونکہ جماعت اپنے ایک نہایت درجہ واجب الاحترام اور بلند پایہ قائد کی راہنمائی اور قیمتی مشوروں سے محروم ہو گئی ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

جماعت احمدیہ کینیا کے جملہ افراد اپنے آقا و مولا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دیگر افراد کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جنت الفردوس میں بہت بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کی مقدس و مطہر روح پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آمین"

جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ)

مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ) مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کی طرف سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے تار مرسلہ از فری ٹاؤن میں اطلاع دیتے ہیں:۔

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال کی خبر سن کر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کے احباب کو انتہائی صدمہ ہوا۔ فوری طور پر ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کر کے اس میں حسب ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی:۔

"ہم ممبران جماعت احمدیہ سیرالیون نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال کی درد انگیز خبر غمناک و محزون قلوب اور نمناک آنکھوں کے ساتھ سنی۔ آپ نے اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جو بے لوث عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں وہ جماعت احمدیہ کی آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ہمیشہ ہی مشعل راہ کا کام دیتی رہیں گی اور انہیں بھی اسی جدوجہد، کوشش اور اخلاص کے ساتھ خدمات بجا لانے پر ابھارتی رہیں گی۔ آپ کی وفات نئی ہر ایک ناقابل تلافی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے ہم خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ حضرت میاں صاحب موصوفؓ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے"

درخواست دعا

(از محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکرم برادرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے متعلق خبر ملی ہے کہ ایک حادثہ کی وجہ سے ان کی ران کی ہڈی دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے اس مخلص بھائی اور سلسلہ کے سرگرم کارکن کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔"

اعلانِ تعطیل

قائد اعظم کے یوم وفات کے موقع پر ۱۱ ستمبر کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۱۲ ستمبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ (مینجر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔